ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بد نام کیا

یہ شعر میر تقی میر کی غزل سے لیا گیا ہے۔ میر اس شعر میں خدا کو موضوع بناتے ہوئے کہتے ہیں کو ہم تی مجبور و بےبس انسان ہیں جسکا اپنے آپ پر اور اپنی ذات پر کوئی اختیار نہیں ہے مگر اس کے بعد بھی ہم کو الزام لگاکر خود مختار بتایا جاتا ہے.جبکہ حقیت یہ ہے کہ ہم تو بس ایک مجبور انسان ہیں.خدا کے ہاتھ میں ہماری تقدیر ہے وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہیں یعنی ہمارا سارا اختیار خدا کے پاس ہیں اور ہم اسکے با رے معمولی بندے ہیں۔

کس کا کعبہ کیسا قبلہ کون حرم ہے کیا احرام
کوچے کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سلام کیا

یعنی اس بت کے ماننے والے کسی کی مذہبی باتوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ نہ وہ کعبہ جاتے ہیں اور قبلہ اور حرم کو مانتے ہیں.ان کا بس ایک ہی مشغلہ ہے کے محبوب کی گلی میں پڑے رہتے ہیں.اور اگر کوئی انکو دعوت دیتا ہے تو اُسے محبوب کی گلی میں سے ہی سلام کر دیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner